

۲۱
عزیز جانہ نہ تو خاک دکھائی
صم کا فاقہ پیش نہ بوجا ہے
گاہ بند و گاہ بین سب باتوں کو
سراسر یوں ہی بوی نہ بوجا ہے

۲۲
کیا خطا ہو باہ گاہ اور ایک سن
اور اس سن میں طوق الکاخ چین
کدین سنا کی طوق اور ایک سن
اور ایک باؤن میں بھاری و چھوٹی

۲۳
پلکوں کی کھینچنے کی کھینچ
لکارا شمع و دریا کی آریا پسند
ترا کھینچ کھو لو غم میں طوق کا وہ چہرہ
فانک کو کھینچ کر لگی وہ شمع میں

جو کہ تھے ہیں تو تمہارا نہ مار تو ہیں
وہ رو کر چھیل کر کہہ لگا رہی ہیں

جو پاس کے احین نہ ہو نہ تو رہی ہیں
نہا کے وہاں پورا بھینچ رہا ہے ہیں

کمانہ پیر کے کیا آسمان کو دیکھ
وہ رو کے بولی کہ خالق کی شان کو دیکھا

۲۴
کون اسیر کا سب حال ہی جاں کلا
یا تھ نہ ہوئی نہ غم میں نہ کلا
ہوای طوق ہی نہ کلا غم میں
پتوں غم میں جیکر کو رہی نہ کلا

۲۵
بیان کو زمین عالم فریب
نبوتی غم بارہ بی فاقہ فریب
گر وابت فریب کا ہی سار غیب
سرا بل بیت کو تا زنجارین غیب

۲۶
اسی حالت کتا گم زمین تو غم
سوا ہی تجی تجیب سے حج ای عین
ترا بھی کتبہ ہوا جو وہ خلدین اسیر
کے کو زمین کو بوی ہے تو غم

بلند کر رہی ہے فریا رہی زمین
چل نہ پیر کے دریا میں چلی زمین

کھڑے تھے تو غم و غصہ سے پکار رہی تھے
خوڑا دیون کو کھینچو کی طرح مار رہے تھے

رہا ہی امت عاصی کی یہ اسیری ہے
اری شقی یہ اسیری انہیں امیر ہے

۲۷
اور اسیر کو کھینچ کر نالہ و زاری
ازدھر لکھو کو زاری ساری ساری
جناہ عالم کیس اسیر زاری
اور بل عالم آزار میں دل زاری

۲۸
جناہ اور کو غم میں کھینچ کر زاریان
غصہ داخل مجلس کو آواز فغان
مگر کب کو حضور نہ پیر لے ایمان
کہ جو بیداری اور شاہ کہ کب نہ پیر

۲۹
کمانہ پیر نے تب شمشیر سے طیش تمام
پکوں کو جو جو ہو پھٹے لکڑی کا نام
وہ بولی کو جو جو ہو پھٹے لکڑی کا نام
میں زاری کی سون لکڑی کو جو جو ہو پھٹے لکڑی کا نام

سکھتے تھے تھی امان چلا نہیں جانا
اشارہ کرتی تھی مان کہ کمانہ نہیں جانا

چوڑی تو ایک تھی نہ ظلم و مایان تو
نہ پیر جو پ کبھی لب لگا وہ نہ ان تھی

سچ سچ لکھیں پکارا ہماری خواہر ہے
علاج کی آئی نہ امیری پیاری دوسرا

ع
 علیؑ کو غصہ نہ کہ لڑنے والی ہو
 وہ چہرہ پید کرے اور شیعی بھی سا کھڑا
 کما ہے چہرے جاہلین محل میں الٰہی
 وہ بین اسے پیر بنی عتزل رسول خدا

ع
 چکاری سن کر غامض ہو جاوے
 کمان سبز کمان شام اور کمان آفتاب
 تباہی ایسی ہی ہے کہ جو یوں وہ آفتاب
 وہ یوں ہی آفتاب کی ایک تھا دینے مطلب

ع
 چکاری سن کر حیران چارون کو آرا
 میں جاتی ہوں کہ نہ شرف لڑوایں ہوا
 جہاں کہی تھی تو سجا کیا حرم زلف عالم
 کہ آنیہ زینت ہی نے ہند کیا یہ کلام

محل گلبرہ سواروں کا اہتمام رہے
 در محل میں نشان پر سرانام رہے

خدا کرے کہ تمھاری ہی اول کا مطلب ہو
 نہ ہو بیعت علیؑ اور کوئی از غیب ہو

لو بگو چھو سے کہے نہیں پنجالی ہین
 ہماری امان کے گھر مہمان آئے ہین

ع
 چکھنستی چکاری از غیب آگبر
 چکھنستی چکاری از غیب آگبر
 بزم بزم بزم بزم بزم بزم بزم
 جہاں میں کیجیوں تو ہی چھالی کی تصویر
 حیرت میں آؤں تو بیچارے چکھنستی

ع
 محل سے بندھا اور اصرار ہے
 وہ بھی سلام کو تو پھیلان نہیں شرم ہے
 صنوبر بنت علیؑ پر تھانے کا عالم
 ارضین کو دیکھتی تھی ہندو سے تائب ہے

ع
 چھایا خلعت زینت کنز ان رسکو
 بچال دیکھ کر بولی سگینتہ چھاری
 کہ آناں میں بھی آتا ہے تباہ تو آؤ
 چکاری با باؤوں شکستہ تباری فیصلہ

پتول آکر نہ تھا حسرتیں کو روٹی
 ہن بھی باوشہ مشرفین کو روٹے

نہ شکل بی بی کی پہچانی کو حجاب نہ تھا
 کہ رخ پر پوست نہ تھا چہرہ یہ نقاب نہ تھا

کسی سر کی تھین نسبت کہ خستہ خالی ہو
 تو بی پر سے سگینتہ یہ باپ والی ہے

ع
 کھاسا سپہ نہ راغی ہوا وہ نہ
 در محل میں نشان پر کھاسا سپہ
 سوئی محل کی خدمت حرم کو کیکر
 کہ نہ ہندوئی بند کو وہاں چہ

ع
 کھاسا سپہ کو دستہ اور نہ چھایا
 پکارا گیا تو یہ ہے جہاں آفسان
 چھادی زینت کو تو جس جگہ ہو چھایا

ع
 بیان کنی سولی سدا اور بھی حیران
 آئی گشتی ہوئی خاک جاوہ اور آن
 کما سگینتہ کو ہنوز نہیں میں
 وہ یوں ہی ہو کر ہے تیرے چہرے میں

چلو شتاب چلو بی بی پیشوا کی کوٹہ
 کہ زینت آئی ہے مہمان کو کھالی

ورم ہے پاؤں پہ اور جسم تمھارے لو میں
 کہہ کر کھڑے ابھی دربار سے تم آؤ میں

وہ ہم غریب ہین محشر میں جبکہ آؤنگے
 جسے تمھارا بیگنی ہو میں چھاوینگے

کلی

۱۱۱
 چرخ اسرار میں کہیں نہ پھینک
 دیا جواب جس کے کہ لہجہ پوچھنے والا
 پتہ کلام ہو گیا پتہ نیت نیت
 دوسری جگہ پر اور اس کا شک نہ کیا

۱۱۲
 پتہ نیت نیت نیت نیت نیت
 اور خاک کے زانو نسی پتہ نیت نیت
 تو کہیں کہیں چھوٹے پتہ نیت نیت
 میں ہر جگہ پتہ نیت نیت نیت

۱۱۳
 اور وہاں اس کے سرور شریف
 عجایب و معجزات کی تھی دست بردار
 ہر نہر میں وہاں کی تھی دست بردار
 تیار اور تھی اور وہاں کی تھی دست بردار

کھا کچھ آپ نہیں ہم کلام ہوتی ہیں
 پکڑی فصد یومین صبح و شام رومی ہیں

حسین تو تیرے محل کے در میں ہے
 بہن حسین کی سہن تیرے گھر میں ہے

کہا شقی نے تو بہر سفارش آئی ہے
 قبول اب مجھ سے سادات کی رانی ہے

۱۱۴
 علی کی بیٹی سے کہنی گئی نیت نیت
 خرابی کی محبت میں تھی نیت نیت
 کہ تھا اور تھی نیت نیت نیت
 جو چھوٹے تھی نیت نیت نیت

۱۱۵
 سبھی نے پتہ نیت نیت نیت
 جلدی تھی کہ تھی نیت نیت
 یہ دیکھ کر علی کی ہوتی ہوئی
 کہ پتہ نیت نیت نیت نیت

۱۱۶
 غرض کہ تھی نیت نیت نیت
 یہاں سے کوئی تھی نیت نیت
 شقی نے پتہ نیت نیت نیت
 اور اس کے سرور شریف نیت نیت

حسین ایک ہی نیت نیت نیت
 نہ ایسی بھالی بہن ہو گی تو آل زہرا میں

حسین کا نام مقول کے آگے
 خدا کے کہوں میں نہوں گا آگے

پکڑی سند کہو آرزو بہر حسین
 کہا حرم سے کہہ کر مجلس عزائم حسین

۱۱۷
 کہ یہ چھوٹی نیت نیت نیت
 جو نام بھی نیت نیت نیت
 خط سبھی کی لکھو پتہ نیت نیت
 مدد رومی زانو نسی پتہ نیت نیت

۱۱۸
 یہ تھی نیت نیت نیت نیت
 پکڑی تھی نیت نیت نیت
 کہ وہ تھی نیت نیت نیت
 کہ تھی نیت نیت نیت نیت

۱۱۹
 کہ تھی نیت نیت نیت نیت
 کہ تھی نیت نیت نیت نیت
 پتہ نیت نیت نیت نیت
 وہاں سے تھی نیت نیت نیت

ہو کچھ تو خوف جو آواز کہ سنائی ہو
 نہیں نہیں وہی نیت نیت نیت

ارے خدا کا غضب تیری جان تو لگا
 تو کلمہ پڑھ کے نہوں خدا کا گھر لگا

چلو کہ روئے کو ہر سات دن کی دیر ہوئی
 وہ بولی میں نہیں سرور شریف ہوئی

۱۲۷

و در آن صحنه مستیزن زینت با موی که بجز آخر کار

سواران محلی و تودج بومست صفا روی کار

پیرا که گوید بیستم نشان جانای تیر

اورا که گوید مین با باکی خون بکهری و استار

و پیر کیا کمون مین دلپه جوش غمگای

که قتل گاه مین اب داخله حرم کاسه

رباعی

خیز از آنسو بیاد محرم آری بیخیز

فلک پناذ خیر انسا ججا جا بیخیز

بر او نشست است شیبید عور کور

حسین تقبل کشت کسر بلا بیخیز

رباعی

ای که شکر ز دل کو فون غم ز کوه

اگر ز شیبید صبر کس غم ز کوه

پیراهه ز جیب و ده کی اسهین شکر

ناتانی کس چچی مریب چوهی